زیر نگرانی حضرت الحاج مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہم مہتمم دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کا علمی، دینی

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند

جلد نمبر ۶۳ | دسمبر ۸۲ء جنوری ۸۳ء مطابق ربیع الاول و ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ | شمارہ نمبر ۳، ۴

زر اشتراک

سالانہ	۱۸/-
ششماہی	۱۰/-
فی پرچہ	۲/-

ممالک غیر سے اس کے مساوی

علاوہ محصول ڈاک

مدیر مسئول و طابع و ناشر

ریاست علی بجنوری

مطبوعہ

محبوب پرنٹنگ پریس

دیوبند

○ اس دائرہ میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ آپکا زر تعاون ختم ہو گیا ہے، اگلے سال کی رقم بھیجکر مشکور فرمائیں

شیخ الہند اکاڈمی
تعارف اور خاکہ

از مولانا سعید احمد اکبر آبادی

ہمارے موجودہ زمانہ میں علوم وفنون اور سائنس وٹکنالوجی میں جو غیر معمولی وسعت اور ترقی ہوئی ہے وہ کسی زمانہ میں نہیں ہوئی اور علوم وفنون اسلامیہ بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں، اس عالمگیر صورت حال کے باعث ایک طرف اسلام کی تعلیمات اور اس کے علوم وفنون سے متعلق سینکڑوں نئے نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور دوسری جانب تحقیق مسائل ومباحث کے لئے نئے نئے وسائل وذرائع سامنے آرہے ہیں اس بنا پر ضروری ہے کہ علوم وفنون اسلامیہ کی تعلیم اور ان کے درس وتدریس کے اعلیٰ انتظامات کے ساتھ ایسے علمی اور تحقیقاتی ادارے بھی قائم کئے جائیں جو زمانہ حال کے معیار تحقیق کے مطابق علوم اسلامیہ یعنی تفسیر حدیث، فقہ، اصول تفسیر وحدیث، اصول فقہ تاریخ، وجغرافیہ، تصوف وادب وغیرہ پر بلند پایہ تصنیفات وتالیفات کا اہتمام کریں چنانچہ عالم اسلام میں اس نوع کے ادارے بصرف زر کثیر بڑے اہتمام وانتظامات کے ساتھ کچھ تو پہلے ہی سے قائم ہیں اور خاطر خواہ خدمات انجام دے رہے ہیں اور بہت کچھ اب نئے ادارے قائم ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ ادارے دو قسم کے ہیں ایک قسم ان اداروں کی ہے جو مستقل بالذات ہیں اور کسی تعلیمی درسگاہ کا جزا ور اسکے ماتحت

نہیں ہیں اس کے برخلاف ایک قسم ان اداروں کی ہے جو کسی مدرسہ یا یونیورسٹی کا ایک
شعبہ ہیں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ سب ادارے اپنے دائرہ عمل میں اور اپنے
وسائل و ذرائع کے مطابق جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ بہت زیادہ لائق قدر
اور قابل تحسین و ستائش ہیں اور ان سے اسلامی لٹریچر میں کم اور کیف' دونوں
اعتبار سے گراں اضافہ ہوا ہے لیکن اول تو اسلامیات پر تحقیق کا کام اس درجہ متنوع
اور وسیع ہے کہ اس کی کوئی ایک حد اور نہایت مقرر نہیں کی جا سکتی کہ وہ قید زمان و
مکان میں محدود و مقید ہو کر رہ جائے بلکہ چونکہ ان کا تعلق انسان کے جوہر انسانیت
اس کے ملکات و قوائے علم و عمل کے ساتھ ہے اس بنا پر جب تک فکر انسانی کے
ارتقاء اور اس کی تہذیب و تمدن کی ترقی پذیری کے زیر سایہ انسانیات پر ریسرچ
ہوتی رہے گی اسلامیات پر تحقیق کا سلسلہ بھی جاری رہے گا، شروع سے ایسا ہی
ہوتا آیا ہے اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ علاوہ ازیں ہر ادارہ کا نقطۂ نظر اور
اس کی صلاحیت کار جدا جدا ہے اور وہ اس کے مطابق ہی کام کر رہا ہے۔

دارالعلوم دیوبند برصغیر کی ایک قدیم اور عظیم الشان درسگاہ ہے اور
ایک خاص مکتبۂ فکر کی حامل ہے اور اس نے درس و تدریس، وعظ و ارشاد، اسلام
کی تبلیغ و اشاعت اور تصنیف و تالیف کی راہ میں جو عظیم الشان خدمات انجام دی
ہیں وہ برصغیر میں اسلامی ثقافت کی تاریخ کا روشن باب ہیں اس بنا پر موجودہ زمانہ
کے علمی اور تحقیقی مطالبات کے پیش نظر دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل و عقد عرصے
دارالعلوم دیوبند میں بھی ایک علمی اور تحقیقی ادارہ کے قیام کی ضرورت کو شدت سے
محسوس کر رہے تھے، چنانچہ مارچ ۸۰ء میں دارالعلوم کے اجلاس صد سالہ کے موقع پر
اس مضمون کی ایک تجویز منظور کی گئی تھی، لیکن اجلاس کے بعد سے ہی اس قسم کے
حالات اور حوادث پیش آتے رہے کہ یہ تجویز معرض التوا میں پڑی رہیں اور وہ
بروئے کار نہ آسکی، اب جبکہ اللہ کے فضل و کرم سے حالات بہتر ہو گئے ہیں اور
دارالعلوم اپنی سابقہ روایات کے مطابق امن و سکون اور اطمینان و اعتماد کی فضا میں
اپنے فرائض و واجبات مفوضہ انجام دے رہا ہے مجلس شوریٰ فیصلہ کرتی ہے کہ
یہ ادارہ مزید تاخیر کے بغیر جلد قائم کر دیا جائے۔

نام :- اس ادارہ کا نام شیخ الہند اکاڈمی ہوگا

اغراض و مقاصد :- ادارہ کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) علوم و فنون اسلامیہ یعنی تفسیر و حدیث، فقہ اور ان کے اصول، تاریخ و تصوف سوانح و تذکرہ اور عربی ادب وغیرہ پر تحقیقی کتابیں لکھنا اور شائع کرنا

(۲) علوم بالا پر عربی کی جدید کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرنا

(۳) اسلام کے جدید مسائل و مباحث پر کتابیں شائع کرنا

(۴) عربی زبان کے نادر مخطوطات کو تصحیح و ترتیب اور مقدمہ و حواشی کے ساتھ شائع کرنا۔

(۵) اکابر دیوبند کے سوانح حیات اور ان کے علمی و عملی کارناموں اور ظاہری و باطنی کمالات پر کتابیں لکھنا اور شائع کرنا، ایسی کتابیں اردو اور عربی دونوں زبانوں میں شائع کی جائیں گی

(۶) اکاڈمی کا ایک سہ ماہی مجلہ بھی ہوگا جس میں اکاڈمی کے اغراض و مقاصد کے ماتحت مقالات شائع ہوں گے، مجلہ کی زبان اردو ہوگی۔

(۷) اکاڈمی کی زبان اردو اور عربی دونوں ہوں گی

اکاڈمی کا عملہ

اکاڈمی سردست حسب ذیل افراد پر مشتمل ہوگی

(۱) ڈائرکٹر (۲) دو ریسرچ اسسٹنٹ (۳) ایک کلرک (۴) ایک چپراسی۔

ڈائرکٹر کے منصب پر تقرر کے لئے ضروری ہوگا کہ فاضل دارالعلوم دیوبند ہو، علوم و فنون اسلامیہ میں استعداد پختہ ہو، علمی اور تحقیقی تصنیف و تالیف کا وسیع تجربہ اور انتظامی صلاحیت بھی ہو، ڈائرکٹر کی تنخواہ مدرسین طبقہ علیا کے گریڈ کے مطابق ہو اور ڈائرکٹر اپنے عہدہ کے اعتبار سے مجلس شوریٰ کا ممبر ہوگا۔

ریسرچ اسسٹنٹ :- اس عہدہ پر تقرر کے لئے ضروری ہوگا کہ فرسٹ ڈویژن میں دارالعلوم دیوبند سے نیک نامی کے ساتھ فراغت حاصل کی ہو اور تصنیف و تالیف کا طبعی ذوق ہو اس کا قطعی ثبوت ہونا چاہیئے۔

ریسرچ اسسٹنٹ کی تنخواہ سردست مدرسین کے درجہ ابتدائی کے مطابق ہو

(باقی برصفحہ ۶۴)

یہی ہے وہ رجسٹریشن جس کی تیسری مرتبہ تجدید ہو رہی تھی ۱۹۸۱ء کو ہوئی۔ اس موقع پر بھی مولانا محمد طیب صاحب نے رجسٹرار آف سوسائٹیز کو درخواست دی تھی کہ اس سوسائٹی کی تجدید کا حق دار العلوم کے دستور اساسی کے مطابق صرف مجھی کو ہے کیونکہ میں اس سوسائٹی کا سکریٹری، کنوینر اور ریکٹر و مہتمم ہوں۔ اور بیلنس شیٹ مکمل ہوتے ہی میں تجدید کی درخواست پیش کر دونگا۔ ملاحظہ درخواست مولانا محمد طیب صاحب کا ۲۵ ستمبر ۱۹۸۱ء جس میں وہ لکھتے ہیں :-

مجھے یہ معلوم ہوا کہ مولانا مرغوب الرحمن نے بحیثیت مددگار مہتمم آپ کے دفتر میں ایک درخواست اس سوسائٹی کے رجسٹریشن کی تجدید کے سلسلہ میں پیش کی ہے اور انھوں نے دیگر کاغذات کے علاوہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۸۰ء تک کی بیلنس شیٹ بھی اس کے ہمراہ پیش کی ہے مؤدبانہ طور پر میں یہ بات جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ مولانا مرغوب الرحمن یا دوسرا کوئی شخص یا کوئی مددگار، یا نائب مہتمم کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے :-

---

(بقیہ صفحہ ۲۲)

اور ابتداء میں تقرر دو سال کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد مدت تقرر میں توسیع بھی ہو سکتی ہے اور استقلال بھی۔

کلرک اور چپراسی کا تقرر مدرسہ کے قواعد کے مطابق ہوگا۔

اکاڈمی چونکہ دار العلوم کا ہی ایک شعبہ اور اس کا جزو ہے اس لئے وہ مدرسہ کے تمام قواعد و ضوابط کی پابند ہوگی۔

اکاڈمی کے لئے ایک مستقل عمارت کی ضرورت ہوگی اور اس عمارت کا سنگ بنیاد قطر کے وزیر تعلیم کے ہاتھوں رکھا بھی جا چکا ہے اور اس کا نقشہ بھی بن چکا ہے لیکن عمارت کے مکمل ہونے تک فی الحال تین کمروں سے کام شروع کیا جا سکتا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۳۳)

فخر الدین صاحب گنگوہی زید فضلہ اور مولانا حافظ محمد جان صاحب پنجابی حال قاضی ریاست ٹونک کے سروں پر دست مبارک سے دستار باندھی اس طرح ایک ہفتہ کے اندر دونوں دینی مدرسوں کے جلسہ دستار بندی سے بخیر و خوبی اور بحسن انتظام و خوش اسلوبی فراغت حاصل ہوئی اور قطب العالم قدس سرہ نے گنگوہ مراجعت فرمائی۔